پاکستان کے عذابِ الٰہی سے محفوظ رہنے کی وجہ

محدث العصر حضرت علامہ سید محمد یوسف بنوری رحمۃ اللہ علیہ

واضح رہے کہ پاکستان کی اس پاک سرزمین پر بطورِ استہزاء اللہ کے پسندیدہ ''دینِ اسلام'' کو ''ملاازم'' اور اس کے حاملین علماء حق کو ''ملا'' کہہ کر مذاق اُڑانے اور توہین کرنے والوں پر قہرِ خداوندی کی بجلی نہ گرنے اور عذابِ الٰہی سے محفوظ رہنے کا سبب آیتِ کریمہ ''وَمَا كَانَ اللّٰهُ مُعَذِّبَهُمْ وَهُمْ يَسْتَغْفِرُوْنَ'' کی روشنی میں صرف یہ ہے کہ: پاکستان کے عوام کے دلوں میں قوتِ ایمان زندہ اور روحِ اسلام بیدار ہے، اور اونچے طبقہ کو چھوڑ کر متوسط اور ادنیٰ طبقہ کی اکثریت کسی نہ کسی حد تک کم از کم انفرادی زندگی میں احکامِ شرعیہ کی پابند ہے۔ چپہ چپہ پر مسجدیں آباد ہیں، پنج وقتہ اذان کی آوازیں گونج رہی ہیں۔ عربی مدارس میں ''قال اللّٰه و قال الرسول'' کی آسمان سے رحمتِ الٰہی کو لانے والی آوازیں بلند ہو رہی ہیں۔ تفسیر، حدیث، فقہ وغیرہ کی کتابیں ادنیٰ سے اعلیٰ تک باقاعدہ پڑھائی جارہی ہیں اور قانونِ الٰہی کو زندہ اور محفوظ رکھنے کے لیے حاملین علوم انبیاء تیار کیے جارہے ہیں۔ مکاتبِ قرآن جگہ جگہ بے شمار کھلے ہوئے ہیں اور چھوٹے چھوٹے بچے حفظ اور ناظرہ باتجوید اور بے تجوید قرآن پڑھنے میں مصروف ہیں۔ وعظ وتذکیر کے خوفِ خدا اور خوفِ آخرت کو زندہ اور بیدار رکھنے والے ہفتہ وار حلقے (اجتماعات) جمعہ کے جمعہ نمازِ جمعہ کے بعد قائم ہیں، تبلیغی جماعتوں کے پیار ومحبت سے کلمۂ طیبہ اور نماز پڑھوانے وغیرہ کی غرض سے تبلیغی دورے جاری ہیں۔ احکام شرعیہ اور مسائل دینیہ بتلانے کے لیے جگہ جگہ دارالافتاء کھلے ہوئے ہیں۔ صرف ان دارالافتاؤں سے زندگی کے ہر شعبہ کے متعلق مختلف اور متنوع احکام شرعیہ کے استفتاء (سوالات) اور ان کے جوابوں کی ہزاروں لاکھوں تک پہنچنے والی تعداد ہی اس امر کا ناقابلِ تردید ثبوت ہے کہ اس ملک کا عام مزاج دینی ہے اور غالب اکثریت کے دلوں میں ہر شعبۂ زندگی کے اندر احکامِ شرعیہ معلوم کرنے کی تڑپ ضرور موجود ہے اور جہاں تک ملکی حالات مساعدت کرتے ہیں، اُن پر عمل بھی کرتی ہے، استفتاء (سوال کرنا) اس کی دلیل ہے۔

اور یہ بتلانے کی تو ضرورت نہیں، ہر ذی ہوش سمجھتا اور مانتا ہے کہ یہ تمام تر صورت حال

صرف انہی حکومت کے کنٹرول سے آزاد عربی مدارس، دینی مکاتب کی برکات اور دولت ورفاہیت پر فقر وافلاس کو ترجیح دینے والے اور اس فقر کو خدا کی رحمت باور کرنے والے حاملینِ علومِ دینیہ علماء حق کی دیرینہ اور مسلسل جدوجہد اور ان کی مساعی مشکورہ (عنداللہ وعندالناس) کا نتیجہ اور خالقِ کائنات جل وعلا کی توفیقِ خدمتِ دین عطا فرمانے کا ثمرہ ہیں۔

اس لیے بھی خاص طور پر ان گستاخ اور دریدہ دہن ملحدوں، بے دینوں اور علوم دینیہ اور علماء دین کو گالیاں دینے والوں اور ان کے ہمنواؤں کو ان حکومت کے کنٹرول سے آزاد علوم دینیہ کی درسگاہوں اور ان سے نکلنے والے علماء وخدامِ دین کے پاکستان میں وجود کو مغتنم اور قہرِ خداوندی سے بچانے والی پناہ گاہیں اور پناہ دہندہ سمجھنا چاہیے، ورنہ اگر خدانا کردہ اس مسلمان ملک کے عوام وخواص پر بھی وہی عام بے دینی، خدافراموشی، اغراض وخواہشات پرستی اور روحانیت کش مادہ پرستی مسلط ہوجاتی جو دوسرے اشتراکیت نواز مسلم ممالک پر مسلط ہے تو یہ ملک بھی آج دوسرے مسلمان اشتراکیت پسند ملکوں کی طرح کسی نہ کسی صورت میں قہرِ خداوندی اور انتقامِ الٰہی کا نشانہ بنا ہوتا، ارشاد ہے:

''نَسُوْا اللّٰہَ فَأَنْسَاھُمْ أَنْفُسَھُمْ۔'' (الحشر:۱۹)

''انہوں نے اللہ کو فراموش کردیا تو اللہ نے ان سے خود اپنے نفسوں کو فراموش کرادیا۔''

یعنی خالقِ کائنات خدافراموش لوگوں کو اس خدافراموشی کے جرم کی سزا دنیا میں یہ دیتا ہے کہ انہیں خود فراموش بنادیتا ہے تو وہ اپنے بقا وتحفظ کی تدبیریں سوچنے اور اسباب اختیار کرنے کے بجائے خود اپنی ہلاکت وبربادی کی راہ پر چل پڑتے ہیں اور صفحۂ ہستی سے مٹ جاتے ہیں۔ اقوامِ عالم کے عروج وزوال کی تاریخ اس کی شاہد ہے، یہ انتہائی تباہ کن انتقامِ خداوندی ہے۔ ارحم الراحمین اپنے لطف وکرم سے اس نوزائیدہ اسلامی مملکت کو اس خدافراموشی کے جرم کے ارتکاب سے اور اس کی پاداش میں اس انتقامِ الٰہی سے محفوظ رکھے اور ہماری بداعمالیوں کو معاف فرمائے۔

''أللّٰھم إنا نعوذ برضاک من سخطک وبمعافاتک من عقوبتک ونعوذبک منک۔''

دین کے محافظ علماء حق ہیں

بہرحال سن لیجئے! اسلام خالقِ کائنات کا پسندیدہ اور کامل ترین دین ہے، وہی اس کا شارع اور قانون ساز ہے، اسی نے نوعِ انسانی کی آخری ہدایت کے طور پر نبی آخرالزماں صلی اللہ علیہ وسلم کے توسط سے اس کو اُتارا ہے اور اس کا حامل اور محافظ اُمتِ محمدیہ (علیٰ صاحبہا الصلوٰۃ والسلام) کے علماءِ حق کو بنایا ہے، ارشاد ہے:

''وَلْتَکُنْ مِّنْکُمْ أُمَّۃٌ یَّدْعُوْنَ إِلَی الْخَیْرِ وَیَأْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَیَنْھَوْنَ عَنِ الْمُنْکَرِ۔'' (آل عمران:۱۰۴)

''چاہیے کہ تم میں سے ایک جماعت (تیار) ہو وہ خیر (دین) کی طرف (لوگوں کو) دعوت دے، بھلے کاموں کا حکم دے، برے کاموں سے منع کرے۔''

’’فَلَوْلَا نَفَرَ مِنْ کُلِّ فِرْقَۃٍ مِّنْھُمْ طَآئِفَۃٌ لِّیَتَفَقَّھُوْا فِی الدِّیْنِ وَلِیُنْذِرُوْا قَوْمَھُمْ إِذَا رَجَعُوْا إِلَیْھِمْ۔‘‘ (التوبۃ:۱۲۲)

’’کیوں نہ نکلا اُن میں سے ہر فرقہ کا ایک گروہ، تاکہ وہ دین میں سمجھ (علوم دینیہ) حاصل کرتا اور جب وہ لوٹ کر جاتا تو اپنی قوم کو باخبر کرتا۔‘‘

چنانچہ علماءِ امت نے اللہ جل شانہٗ کی توفیق واعانت سے ہر زمانہ اور ہر دور میں اس کو حاصل کیا ہے، اس کے حصول کو جاری وساری رکھنے اور اس کی حفاظت کے لیے معاون علوم کی تدوین کی ہے، تصانیف لکھی ہیں، علوم دینیہ کی درسگاہیں قائم کی ہیں اور قرآن وحدیث اور ان کے معاون علوم دینیہ کی درس وتدریس کا سلسلہ جاری کیا ہے۔ یہ سلسلہ محض اللہ کی توفیق واعانت سے حکومتوں کی امداد واعانت اور کنٹرول کے بغیر صدیوں سے جاری ہے اور ایسے ہی قیامت تک جاری رہے گا، مخبر صادق صلی اللہ علیہ وسلم نے خبر دی ہے:

’’یحمل ھذا العلمَ من کل خَلَف عدولُہ۔‘‘ (مشکوۃ، کتاب العلم، ج:۱،ص:۳۶، ط: قدیمی)

جو کوئی فرد یا قوم یا حکومت اس کو مٹانے اور نوعِ انسانی کے اس آخری ’’منارۂ نور‘‘ کو گل کرنے کا قصد کرے گی، اس کی زندگی کا چراغ خود گل کر دیا جائے گا اور صفحۂ ہستی سے اس کا نام ونشان مٹا دیا جائے گا اور یہ منارہ روشنی جب تک اللہ چاہے گا‘ رشد وہدایت کی روشنی بہم پہنچاتا رہے گا، ارشاد ہے:

’’یُرِیْدُوْنَ لِیُطْفِئُوْا نُوْرَ اللّٰہِ بِأَفْوَاھِھِمْ وَاللّٰہُ مُتِمُّ نُوْرِہٖ وَلَوْ کَرِہَ الْکَافِرُوْنَ۔‘‘ (الصف:۸)

’’وہ (دشمن) چاہتے ہیں کہ اللہ کے نور کو بجھا دیں اور اللہ اپنے نور (دین) کو پورا کر کے رہے گا، اگرچہ منکروں کو کتنا ہی ناگوار ہو۔‘‘

اور اس سلسلہ کا حقیقی محافظ خالق کائنات حق جلا وعلیٰ ہے، ارشاد ہے:

’’إِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّکْرَ وَإِنَّا لَہٗ لَحٰفِظُوْنَ۔‘‘ (الحجر:۹)

’’بے شک ہم ہی نے اس ذکر (دین) کو اُتارا ہے اور ہم ہی اس کے محافظ ہیں۔‘‘

اب اگر کوئی فرد یا جماعت، حکومت یا قوم اپنے ہاتھوں اپنی قبر کھودنا اور ہلاکو خاں، چنگیز خاں، اکبر اور اس کے ہر دو شیطانوں ابو الفضل اور فیضی، کمال اتاترک اور آخر میں مسلم اشتراکیت نواز ممالک کے زُعماء اور برسر اقتدار پارٹیوں کے نقشِ قدم پر چل کر خودکشی کرنا چاہتی ہے‘ شوق سے کرے۔ علماءِ دین اور حاملینِ شرعِ متین بھی سر بکف، برہنہ جسم پر تازیانے کھانے دار ورسن پر چڑھنے اور دم واپسیں تک کلمہ حق کہتے رہنے کے لیے تیار ہیں۔ علماء کے لیے بھی یہ کھیل کوئی نیا کھیل نہ ہوگا، بلکہ یہ مقاومت اور مقابلہ اور آزمائش تو ان کے اسلاف واکابر کی سنت ہے، اس کے باوجود ارحم الراحمین سے دعا کہ وہ پاکستان کے علماءِ حق کو اس ابتلاء سے محفوظ رکھے اور اپنی پناہ میں لے کر اس دینی خدمت کے سلسلہ کو جاری وساری اور قائم ودائم رکھے، آمین۔